اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۞ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ۲ دو پیسے

نمبر ۱۷۱	مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء	یوم جمعہ	۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سندھ کے ایک ملٹری ڈیری فارم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی توہین

ہمیں ایک باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ رُکّت (R U K) علاقہ سندھ کے گورنمنٹ ملٹری ڈیری فارم کے ایک بھینسے کا نام نعوذ باللہ۔ محمد رکھا ہوا ہے۔ حال ہی میں جب اس ملٹری ڈیری فارم میں ایک متعدی مرض پھیلا۔ تو ڈیری کے مینیجر سے افسرانِ بالا نے مختلف قسم کی رپورٹیں منگوائیں۔ ان میں سے ایک رپورٹ میں ڈیری فارم کے ان تمام جانوروں کے نام درج تھے۔ جو کسی متعدی مرض میں مبتلا تھے۔ چونکہ گورنمنٹ ڈیری فارم میں ہر ایک جانور کا کوئی نہ کوئی نام ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں جانوروں کے ناموں کی فہرست میں ایک بھینسے کا نام "محمد" درج تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ مسلمانوں کو جو عقیدت ہے۔ وہ کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ ہر مسلمان کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معمولی سی ہتک۔ اور بے ادبی بھی نہایت ہی رنج دہ ہے۔ کجا یہ کہ آپ کا اسمِ مبارک ایک حیوان کی طرف منسوب کیا جائے۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ کہ ضلع حصار میں کسی احمق نے ایک گدھے کا نام احمد رکھ دیا تھا۔ جس پر مسلمانوں میں ہیجانِ عظیم پیدا ہو گیا۔ اور یہ فتنہ آخر اس شخص کے قتل پر منتج ہوا۔ جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ پاک کی اس طرح توہین کی تھی۔ یہ واقعہ اخبارات میں پوری تفاصیل کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ باوجود اس کے اب بھی ایک ملٹری ڈیری فارم میں ایک بھینسے کا نام "محمد" رکھا ہوا ہے اور منتظمینِ فارم کو اتنا احساس نہیں کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات کو کس قدر ٹھیس لگتی ہے۔

مسلمانوں کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اس قدر محبوب ہے کہ اسکے زبان پر آتے ہی ان کے جسم میں مسرت اور خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور وہ اس کی عزت و حرمت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا باعثِ سعادت سمجھتے ہیں۔ مسلمان گو اپنی گزشتہ سطوت و عظمت کھو چکے ہیں۔ تاہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا شعلہ ان کے دلوں میں آج بھی موجزن ہے۔

حکومت ان مظاہرات کا وقتاً فوقتاً مشاہدہ کر چکی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی رنگ میں توہین کیسے عبرتناک نتائج پیدا کیا کرتی ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ سرکاری اداروں میں بھی ابھی تک اس بارے میں احتیاط اختیار نہیں کی گئی۔ اور کوئی نہ کوئی واقعہ ایسا ہوتا رہتا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے سخت تکلیف دہ اور بے تاب کر دینے والا ہوتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس قسم کی اشتعال انگیز حرکت کیوں کی جاتی ہے۔ اور کیا ناموں کی اتنی قلت ہے۔ کہ سوائے اس نام کے جو دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو سب سے زیادہ عزیز ہے اور جس کی ذرا سی ہتک بھی انہیں سخت ناگوار ہے کوئی اور نام نظر ہی نہیں آتا۔ ہم اس نہایت ہی اشتعال انگیز حرکت کے خلاف پورے زور سے صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ذمہ دار حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ بہت جلد نہ صرف اس نام کو بدل دیں۔ بلکہ جو شخص یہ نام رکھنے کا ذمہ وار ہے۔ اسے سخت سزا دیں۔ تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو۔

ادنیٰ طبقہ کے اچھوت مساوات کی تلاش میں

سنٹرل خالصہ برادری لیگ جو آٹھ لاکھ کے قریب اچھوت سکھوں کی نمائندہ ہے۔ اس کے پریذیڈنٹ نے اخبارات میں سکھوں کے نامناسب سلوک کا ذکر کرنے کے بعد اعلان کیا ہے۔ کہ "سکھوں نے اپنے رویہ سے ہمیں مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ہم ایسے مذہب کی طرف بہت جلد رجوع کرنے والے ہیں۔ جس میں داخل ہو کر مساوات کے جھنڈے تلے میدان ترقی میں قدم بڑھا سکیں۔" (ٹریبیون ۲۰ جولائی) ظاہر ہے۔ کہ ایسا مذہب سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں میں بے چارے اچھوتوں کی جو مٹی پلید ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر ان احکام کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ جو ہندو دھرم کی مذہبی کتب میں اچھوتوں سے ناپاک سے ناپاک حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کرنے کے متعلق ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ کالم اول)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ جولائی۔ بیگم صاحبہ میاں عبد اللہ خان صاحب کو ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت سلسلہ کے کام کے لئے کل دہلی تشریف لے گئے۔ آج جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ مع اہل وعیال ڈلہوزی اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ سلسلہ کے کام کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول بوجہ موسمی تعطیلات بند ہو گئے ہیں۔ اور طلباء اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اس موقعہ پر اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ نے بذریعہ تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دُعا کی التجا کرتے ہوئے درخواست کی تھی کہ ازراہ نوازش حضور تعطیلات میں قادیان سے باہر جانے کی اجازت عطا فرمائیں۔ حضور نے اس درخواست کو منظور فرماتے ہوئے بذریعہ تار اجازت عطا فرمائی ؛

افسوس منشی امام الدین صاحب مہاجر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کریں ؛

اعلان قابل توجہ وفود خلافت جوبلی فنڈ

ممبران وفود خلافت جوبلی فنڈ سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ جس جماعت سے وعدے حاصل کریں۔ ساتھ کے ساتھ فہرست دفتر میں بھیجتے رہیں تا کارکنان مرکز کو وعدوں کی تعداد کا علم ہوتا رہے۔ مگر سوائے وفد ضلع جالندھر و ہوشیارپور کے اور کسی کیطرف سے وعدوں کی فہرستیں موصول نہیں ہوئیں۔ اور نہ ہی انہوں نے اپنی کارگزاری کی رپورٹ بھیجی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی ہفتہ وار رپورٹ کارگزاری ارسال فرماتے رہیں۔ اور جماعت وار وعدوں کی فہرست بھی بھیجتے رہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ اوّل

بحالیکہ ہندوؤں کا راسخ الاعتقاد طبقہ اب بھی ان احکام کو اپنے لئے قابل عمل سمجھتا۔ اور پوری طرح اُن پر عمل کرتا ہے۔ تو بھی یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اچھوت اقوام کو نئی روشنی کے ہندوؤں نے بڑے بڑے دعوؤں کے باوجود مساوات کی ہوا تک لگنے نہیں دی۔ اور ان لوگوں کی اب بھی وہی حالت ہے جو پہلے تھی۔ لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ہر شخص صدیوں کے مسلمانوں کے مساوی حیثیت اختیار کر سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان ان ادنےٰ طبقہ کے سکھوں کو جو مساوات کی تلاش میں ہیں۔ پوری طرح اطمینان دلائیں۔ اور اسلام میں اپنے بھائی بنانے کا انتظام کریں۔ یہ لوگ عرصہ سے بھٹکتے پھر رہے ہیں اور بے تابی کے ساتھ کوئی ایسا ٹھکانا تلاش کر رہے ہیں۔ جہاں ان کو انسانیت کے مساوی حقوق مل سکیں۔ مسلمانوں کو متحدہ طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ اور پھر ان کی تعلیم و تربیت اور ترقی کے لئے مکمل انتظام کیا جائے۔ جماعت احمدیہ اس بارے میں ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہے ؛

چندہ تحریک جدید جلد ادا کرنے کے متعلق

ایک مخلص کا مکتوب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے والوں سے چاہتے ہیں کہ وُہ اپنے وعدوں کو ۱۵ اگست تک سو فی صدی پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ زیادہ ثواب کے مستحق قرار پا جائیں۔ اس کے لئے جماعتیں اور ان کے کارکن کوشش کر رہے ہیں کہ وُہ ۱۵ اگست تک اپنے وعدوں کو پورا کر دیں۔ چنانچہ ایک دوست اپنی رقم کے ادا کرنے کے متعلق اپنے گھر میں لکھتے ہیں۔

"اس رقم کی ادائیگی میں کسی قسم کی قبض نہ ہو۔ بلکہ انشراح صدر سے ادا کریں کیونکہ مال و متاع کا عطیہ اسی ذات پاک کی طرف سے ہے۔ اور اس کا اس کی راہ میں خرچ کر دینا ہی آخرت کے لئے اندوختہ جمع کرنا ہے۔ ورنہ دنیا کے سب مال و متاع تو اس جگہ ہی رہ جائیں گے۔ کوئی ساتھ جانے والی چیز نہیں سوائے اپنے اعمال کے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا سا ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہم حقیقی طور پر رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا خطاب پانے والے ہوں۔ اور ہمارا ہر فعل اللہ تعالےٰ کی رضا کے ماتحت ہو اور کوشش یہ ہو کہ السابقون الاولون میں شامل ہوں۔ اس لئے آپ اس رقم کو اس چٹھی کے ملتے ہی ادا کر دیں"۔

ہر دوست اور ہر جماعت کوشش کرے کہ وُہ اپنا وعدہ ۱۵ اگست تک سو فی صدی پورا کر دے اللہ تعالےٰ توفیق بخشے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تحریک جدید کا دُوسرا مطالبہ

امانت فنڈ میں حصّہ لو

تحریک جدید کا دُوسرا مطالبہ امانت جائداد کا ہے۔ جماعت کے مخلص اپنی آمد کا ۱/۵ سے ۱/۲ تک بیت المال میں جمع کرائیں۔ اس میں فائدہ یہ ہے کہ احتیاط اور کفائت کے ساتھ دوست خرچ کر کے بچت کر سکیں گے۔ اور بعد میں یہ رقم نقدی یا جائداد کی صورت میں واپس لے لیں گے۔ یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ اس فنڈ کے ذریعہ احرار کو خطرناک شکست ہوئی ہے۔ امانت فنڈ کی تحریک الٰہی تحریک ہے ؛

(انچارج تحریک جدید قادیان)

نتیجہ امتحان ادیب عالم

اس امتحان میں امسال مندرجہ ذیل احمدی طلباء کامیاب ہوئے ہیں اور ماسٹر محمد دین صاحب پنجاب یونیورسٹی میں تیسرے درجہ پر رہے ہیں۔ (۱) ملک منظور الحق صاحب اختر ۳۴۴ (۲) سید مختار احمد صاحب ہاشمی ۳۲۴ (۳) ماسٹر محمد دین صاحب انور ۳۹۹ (۴) شیخ لطف الرحمٰن صاحب ۳۲۹ (۵) بشیر احمد صاحب منیر ۳۱۶ (۶) محمد لطیف صاحب ۳۸۰

تقسیم ورثہ کے متعلق اسلامی حکم میں حکمت

کچھ عرصہ ہوا "الفضل" میں ایک دوست کا مضمون بعنوان "زمینداروں کے متعلق ہرہٹلر کا پروگرام" شائع ہوا تھا جس کے آخر میں انہوں نے اسلامی قانونِ ورثہ کا ذکر کرتے ہوئے بزرگانِ سلسلہ سے ایک استفسار کیا تھا۔ کہ اسلام میں ورثہ کی تقسیم کے متعلق جو یہ طریق ہے۔ کہ ورثہ کے مال کو تمام اولاد میں تقسیم کیا جائے۔ اور جائداد کو کسی وقت کسی خاص لڑکے یا بڑے لڑکے کا حق نہ قرار دیا جائے۔ یہ بعض صورتوں میں ناقابلِ عمل یا کم از کم نقصان دہ ہے۔ مثلاً اگر ایک پندرہ گھماؤں زمین کا مالک فوت ہو جاتا ہے۔ اور اس کی زمین پانچ پسران میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ تو وہ ہر ایک کے لئے بے فائدہ ہے۔ کیونکہ ایک ہل کے لئے کم از کم ۵ گھماؤں زمین کا ہونا ضروری ہے۔ سو اسلامی قانونِ ورثہ پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ یہ قانون ہر حالت میں فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بعض اوقات زمین یا دوسری جائداد کی تقسیم موجبِ نقصان ہے ؎

یہ سوال وقتاً فوقتاً یورپ میں بھی اسلام کے خلاف اٹھتا رہتا ہے۔ اس لئے بزرگانِ سلسلہ اگر قانونِ ورثہ کی اس لحاظ سے تشریح کر دیں۔ تو بہت بہتر ہو۔ میں اپنے ناقص علم کے مطابق یہ سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس قانون کو گہری نظر سے دیکھا جائے۔ تو اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اسلام کی تعلیم پر اگر مجموعی لحاظ سے غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ اسلام دنیا سے سستی اور بے کاری کو دور کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام بے ہودہ وقت ضائع کرنے۔ دوسروں پر بھروسہ کرنے اور بے وجہ آرام طلبی سے سختی سے منع کرتا ہے کیونکہ عمل اور جد وجہد ہی سے قومی ترقی ہوا کرتی ہے۔ کوئی وقت بھی ایسا نہیں جبکہ اسلام انسان کو بے کار رہنے دیتا ہو۔ بلکہ اس نے ہر وقت اور ہر لمحہ کا پروگرام پیش کیا ہے ایک نہایت مشغول انسان خیال کر سکتا ہے کہ جب وہ قضائے حاجت کے لئے جاتا ہے تو اسے کوئی کام نہیں ہوتا۔ لیکن اسلام اس وقت بھی کہتا ہے۔ کہ یہ وقت بھی ضائع نہ کرو۔ اور کہتا رہ۔ کہ اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث۔ سو اسلام سے یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ ورثہ کی تقسیم کے متعلق ایسا قانون مقرر کرے۔ جس سے انسان سستی اور بے کاری کا شکار ہو جائے۔ اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ ایک باپ کے بیٹے یونہی بیٹھے رہیں۔ اور کوئی کام نہ کریں۔ بلکہ باپ کی جائداد پر نظر لگائے رہیں۔ کہ کب وہ فوت ہو۔ تاہم جائداد کے مالک بنیں۔ یا اس جائداد پر بھروسہ کر کے کوئی علمی یا صنعتی ترقی نہ کریں۔ بلکہ اسلامی تعلیم یہ ہے۔ کہ خدا نے ہر قسم کی طاقت انسان کو دے رکھی ہے ہر انسان اس طاقت کو استعمال کرتا ہوا دنیا میں اپنی کوشش کو جتنا زیادہ کارگر بنا سکتا ہے۔ بنا کر اپنی زندگی کا سامان پیدا کرے اسلام تو کہتا ہے۔ کہ جس کے دو دن برابر رہے اور اس نے کوئی ترقی نہ کی۔ وہ سخت گھاٹے میں رہا۔ سو اسلامی قانونِ ورثہ کی بنیاد اس پر نہیں ہے۔ کہ بیٹے باپ کی جائداد سے ہی فائدہ اٹھائیں۔ اور وہ سمجھنے لگیں۔ کہ ہماری زندگی کا سامان اور ذریعہ یہی جائداد ہے جو آئندہ ہمیں ملے گی۔ بلکہ اس کے خلاف اس نے ہر ایک کو ہر قسم کی طاقتیں دی ہیں جو ان کو صحیح طور پر استعمال کرتا ہے۔ وہ نہ صرف خود اپنا گزارہ عمدگی کے ساتھ کر سکتا ہے بلکہ کئی اور لوگوں کی پرورش کا بھی موجب بن جاتا ہے۔ سو یہ کہنا ہی غلط ہے۔ کہ اتنی جائداد رہ جانے کے بعد ناقابلِ تقسیم ہو جاتی ہے۔ یا اولاد اس سے گزارہ نہیں کر سکتی۔ سوال یہ ہے۔ کہ اولاد اس بھروسہ پر بیٹھے ہی کیوں کہ ہم اپنے والد کی جائداد پر گزارہ کریں گے۔ آخر باپ کے لئے وہ جائداد آسمان سے تو اتری نہیں تھی۔ وہ اس نے اپنی محنت اور عقلمندی سے پیدا کی ہوتی ہے۔ یا اگر اس کی نہیں۔ تو اس کے آباء واجداد کی پیدا کردہ ہوتی ہے۔ سو اگر یہ بات ہے۔ تو کیوں اولاد باپ کی جائداد پر آنکھ رکھے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے اولاد کو بھی ہر قسم کی طاقتیں دی ہیں۔ اور وہ اگر چاہے۔ تو ان طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے باپ جتنی بلکہ بڑھ کر جائداد پیدا کر سکتا ہے۔ آخر زمینداری کرنا کوئی فرض تو نہیں۔ دیگر کئی قسم کے ہنروں کے ذریعہ انسان ترقی کر سکتا ہے۔ پس جب اس سوال کی بنیاد ہی غلط ہے۔ تو سوال بھی قائم نہیں رہتا۔ کہ زمین کی تقسیم ایک وقت آ کر ناممکن یا بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ بفرضِ محال اگر زمین اتنی کم ہے۔ کہ اس کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ تو اس زمیندار کا بیٹا دوسروں سے زمین لے کر دوسرے مزارعوں کی طرح کام کر کے ترقی کر سکتا۔ اور جائداد کو بڑھا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ اور پھر ایسی حالت میں جبکہ زمین اتنی کم ہو۔ کہ اولاد میں ناممکن التقسیم ہو جائے اس صورت میں اولاد کی مالی حالت دو صورتوں سے خالی ہوگی۔ یا تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہوگا۔ اور اپنا گزارہ ان میں سے ہر ایک چلا رہا ہوگا۔ یا وہ غریب ہوں گے۔ اگر ہر ایک ان میں سے اپنا اپنا گزارہ کر رہا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آنے والا مال خواہ تھوڑا ہی ہو۔ وہ ایک زائد چیز تھی۔ جو ان میں سے ہر ایک کے گھر میں اس کے حصے کے مطابق آئیگی اور اس صورت میں اگر وہ اس حصے کو استعمال نہیں کر سکتا۔ تو اس کو بیچ کر اس کی قیمت حاصل کر سکتا ہے۔ یا وہ لوگ اس اکٹھی جائداد کو ان میں سے کسی ایک کے پاس بیچ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ غریب ہیں۔ اور ان کے پاس اور کچھ نہیں۔ سوائے اس ایک معمولی حصے کے جو کہ باپ کے ورثہ سے ہر ایک کے حصہ میں آیا ہے۔ تب بھی یہی مفید ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کو اس کا اپنا اپنا حصہ دے دیا جائے۔ اگر وہ اس حصہ زمین پر کام نہیں کر سکتے۔ تو اس کو بیچ کر قیمت حاصل کر کے اس سے دیگر کاروبار کر سکتے ہیں۔ اور اس کاروبار سے روپیہ حاصل کر کے دوبارہ زیادہ زمین خرید کر زمیندارہ کر سکتے ہیں۔ یا کم از کم جائداد بڑھا سکتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے پانچ آدمی اگر بھوک سے مر رہے ہوں۔ اور صرف ایک روٹی ہو۔ تو بہتر یہی ہوگا کہ روٹی کے پانچ حصے کر کے ہر ایک کو ایک ایک حصہ دے دیا جائے۔ نہ یہ کہ صرف ایک کو ہی ساری روٹی دے کر اس کا پیٹ بھر دیا جائے۔ اور باقی مر جائیں۔ اس صورت میں صرف ایک زندہ رہے گا۔ اور دوسری صورت میں تمام زندہ رہ کر زندگی کے قیام کی کوئی صورت پیدا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ پس اسلامی اصول تقسیم ورثہ اس پر مبنی ہی نہیں ہے۔ کہ اولاد بھوکی نہ مرے۔ یا اس کی زندگی کا سامان بنا رہے۔ بلکہ یہ ایک طبعی حق ہے جو کسی شخص کے مرنے کے بعد اس کے امیر و غریب ہر دو بیٹوں کو ملنا ضروری ہے۔ حالانکہ امیر اس حصہ کا محتاج بھی نہیں ہوتا۔ ہاں یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ وہ اپنا حق لے کر اپنے بھائی کو ہبہ کر دے۔ یا اپنا حق اس کے لئے چھوڑ دے۔ ان میں سے ایک کو یا بڑے کو تمام جائداد دینا ایک تو دوسروں پر ظلم ہے دوسرے ان میں آپس میں ایک قسم کا حسد و بغض پیدا کرنے کے مترادف ہے کیونکہ وہ جائداد پر بھروسہ کرے گا۔ اور خود کام شوق محنت اور کوشش سے نہیں کرے گا۔ یا کم از کم اتنی محنت سے نہیں کرے گا۔ جتنی کہ وہ شخص کر سکتا ہے۔ جو غریب اور رزق کا محتاج ہو۔ گویا اس کی عملی زندگی نہایت سست ہو جائے گی ؎

پھر ایک کو تمام جائداد کا وارث بنا دینا۔ اور باقیوں کو محروم رکھنا خواہ جائداد تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ ایک طرح سے کیپیٹل ازم کی حمایت ہے جس کی اسلام قطعی طور پر بیخ کنی کرنا چاہتا ہے تلوار کی مثال جو دی گئی ہے کہ اگر ایک آدمی ایک تلوار چھوڑ جائے اور اس کے تین یا چار بیٹے ہوں۔ تو کیا تلوار کے ٹکڑے کر کے انہیں دیئے جائیں یا ایک کو ہی دی جائے۔ میں کہوں گا۔ کہ نہ ٹکڑے کئے جائیں۔ اور نہ ایک کو دیا جائے۔ بلکہ اگر ہر ایک بیٹا اپنا حصہ لینے پر مصر ہو تو تلوار بیچ کر اس کی قیمت تقسیم کی جا سکتی ہے اسی طرح کم زمین بھی سوائے اس کے کہ اولاد غریب ہو۔ یا نابالغ ہو عام طور پر لوگ اپنے حق اپنے بڑے بھائی یا دوسرے کسی کو دے کر اپنی محبت کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور عام طور پر ایسے جھگڑے نہیں ہوتے۔ اور اگر اولاد ابھی چھوٹی ہو۔ تو بھی خلیفۂ وقت یا بیت المال ان کی بلوغت تک اس جائداد کو خواہ کم اور ناقابلِ تقسیم ہی ہو تجارت کے ذریعے ترقی دے کر قابلِ تقسیم بنا سکتا ہے۔ سو بہتر وہی قانون ہے جو اسلام نے پیش کیا۔ اور اس پر کسی منطقی طور پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ خاکسار محمد یوسف [illegible] مولوی فاضل مبلغ [illegible] لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ لنڈن کی امن کانفرنس کا ذکر برطانوی پریس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ لنڈن میں حال میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد کی گئی جس کا ذکر برطانوی پریس نے بہت عمدگی سے کیا ہے۔ بعض اخبارات نے فوٹو بھی شائع کئے ہیں۔ اخبار Wimbeldon Merton لکھتا ہے۔

ایک مجمع عظیم جس میں مختلف مذاہب کے لوگ موجود تھے۔ گزشتہ ہفتہ کے روز احمدیہ مسجد لنڈن ساؤتھ فیلڈز میں مذہبی کانفرنس کی تقریب پر موجود تھا۔ سر فیروز خاں نون ہائی کمشنر فار انڈیا صدر تھے۔ اور کانفرنس کا موضوع "امن عالم اور اس کے حصول کے ذرائع" تھا۔ یہودی۔ عیسائی اور مسلم نمائندوں نے تقریریں کیں۔ یہودی نمائندہ بی سائمن نے کہا کہ یہودی قوم نے تاریخ عالم میں شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ وہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور عالمگیر اخوت کے عقیدہ پر ایمان رکھتی ہے۔ چنانچہ وہ لیگ آف نیشنز کو ضروری سمجھتی ہے۔ اور اس معاملہ میں اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔ حتیٰ کہ لیگ کامیاب ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی ہمیشہ نازی ازم اور فیسی ازم کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہیں۔

مسٹر ہاپکنس ایم۔ اے نے عیسائیت کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ قیام امن کے لئے ہر شخص کو دادو دہش کے لئے آمادہ رہنا چاہیئے۔ اس وقت جرمنی نے جو پوزیشن اختیار کر رکھی ہے۔ وہ اس گھناؤنے سلوک کا نتیجہ ہے۔ جو جنگ عظیم کے بعد اتحادیوں نے اس کے ساتھ روا رکھا۔ اس کے ساتھ معاہدہ وارسیلز کے وقت فیاضانہ سلوک نہیں کیا گیا۔ اور اس طرح جو امن قائم ہوا تھا وہ پائدار ثابت نہیں ہوا۔ امن کا انحصار مذہبی آزادی پر ہے۔ آپ نے اپیل کی کہ ہر قوم کو دوسری قوم کی ضروریات اور حالات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔

امام مسجد احمدیہ مولوی شمس صاحب نے کہا کہ اسلام کے معنی ہی امن اور سلامتی کے ہیں۔ اسلام نے ایک مکمل آئین دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس پر اگر سب لوگ عمل کریں تو مختلف مذاہب اقوام اور حکومتوں کے مابین قیام امن یقینی ہو جاتا ہے۔ اسلام کے پیش کردہ اصول میں سے ایک یہ ہے۔ کہ مذہبی اعتقادات اور اعمال میں ہر انسان کو آزادیٔ ضمیر حاصل ہونی چاہیئے گو اسلام اکمل ترین مذہب ہونے کا مدعی ہے۔ لیکن وہ دوسرے مذاہب کی خوبیوں کو بھی تسلیم کرتا ہے بین الاقوامی تنازعات کے تصفیہ کے لئے اسلام نے مجلس اقوام کی طرز پر ایک مجلس مرتب کرنے کی تلقین کی ہے۔

سر فیروز خاں نون نے کہا کہ صرف تعلیم کی اشاعت سے ہی جنگ کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ لڑائی کے موجبات معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ آڈلٹ سکول یونین اور فوک لور سوسائٹی کے سیکرٹریوں کی طرف سے کانفرنس کا انتظام کرنے اور اسے کامیاب بنانے والوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔

مشہور اخبار ٹائمز آف لنڈن لکھتا ہے کہ آج یہودی۔ عیسائی اور مسلمان احمدیہ مسجد لنڈن میں جمع ہوئے۔ سر فیروز خان نون صدر تھے۔ اور امن عالم کے سلسلہ میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اسی طرح اخبار Wimbledon Borough News ساؤتھ ویسٹرن سٹار۔ وانڈ سورتھ بارو نیوز وغیرہ اخبارات میں بھی اس کانفرنس کی رپورٹیں وضاحت کے ساتھ درج ہوئی ہیں۔

یونائیٹیڈ پریس انڈیا کو اسکی کارروائی بھیجی گئی۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ نے بھی اسے تصویر کے ساتھ نمایاں طور پر شائع کیا۔

ہے۔ تقریروں کے بعد مسجد کے باغ میں ایک آراستہ شامیانہ کے نیچے حاضرین کو دعوت چائے دی گئی۔ کانفرنس ۱/۲ ۳ بجے شروع ہو کر ۵ بجے ختم ہو گئی۔ لیکن بہت سے مہمان شام تک موجود تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ اور اسلام

مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کیوں اختیار کی جائے

(۵)

خدا تعالیٰ کے پاک نوشتے اور دنیا کی تاریخ کے اوراق اس امر پر شاہد ہیں کہ اللہ العالمین کے انبیاء ہمیشہ کامیاب ہوئے ہیں۔ خدا کا کوئی مرسل اس دنیا سے ناکام نہیں گیا۔ بے شک ان کی ابتدائی زندگی کمزوری اور بیچارگی کے عالم میں گزرتی ہے۔ لاریب انہیں مصائب کی چٹانوں اور مشکلات کے پہاڑوں سے ٹکرانا پڑتا ہے لیکن حق و باطل کی اس کشمکش اور حزب اللہ اور طاغوتی قوتوں کی باہمی آویزش میں فتح و نصرت ہمیشہ اس کے فرستادوں کو حاصل ہوتی ہے۔

احمدی نوجوان اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اس کا اولین فرض اور اہم ترین مقصد یہی ہے۔ کہ اپنی عزیز ترین متاع لٹا کر اپنی عزت قربان کر کے دنیا کی مخالفت سے قطعی بے نیاز ہو کر اور اپنی جان عزیز دے کر بھی اسلام کا عالمگیر غلبہ جلد تر لانے میں کوشاں ہو۔ اور اس کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اسی شاہراہ عمل پر گامزن ہو۔ جس پر چل کر خدا کے انبیاء کامیاب ہوئے۔

تحریک خدام الاحمدیہ احمدی نوجوانوں کے سامنے وہی راستہ پیش کرتی ہے۔ مثال کے طور پر نبیوں کی زندگی کا صرف یہی رخ دیکھئے۔ کہ وہ خود مشقت کے کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ اگر ایک طرف حضرت نوح علیہ السلام اپنا تاریخی سفینہ اپنے ہاتھوں سے تیار کرتے نظر آتے ہیں۔ تو محنت اور سخت کوشی کے دو مجسموں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کا اپنے کندھوں پر پتھر اور گارا اٹھا اٹھا کر کعبہ کی دیواروں کو بلند کرنے کا بے مثال نظارہ بھی ہمارے اندر حرارت ایمانی کو تیز کرتا ہے۔ پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام جیسے رفیع الشان شارع نبی کا بکریاں چرانا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نجاری کا کام کرنا بھی ہمارے سامنے ہے اس ربانی سلسلے کے ممتاز ترین انسان سید المرسلین و خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم جن کے لئے کائنات کی تخلیق ہوئی۔ اگر ایک وقت میں عرب کے بے آب و گیاہ تپتے ہوئے ریگستانوں میں۔ جھلس دینے والی لُو اور گرم جھونکوں میں بکریاں چراتے نظر آتے ہیں۔ تو وہ وقت بھی دنیا سے پوشیدہ نہیں۔ جب کائنات عالم کا یہ حسین ترین شگفتہ و نازک پھول اپنے ہاتھوں سے اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتا۔ اور اپنی جوتی خود مرمت فرماتا ہے۔ شفقت و رحم کا یہ مجسمہ مکہ میں اپنی خاندانی وجاہت و عزت کے باوجود غریب بیواؤں کے لئے سودا سلف لینے خود بازار جاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ نمونہ کس احمدی کے لئے موجب ازدیاد ایمان نہیں کہ مردانہ میں مہمان آئے ہیں چارپائیاں کم ہو گئی ہیں۔ اور حضور اپنے ہاتھ سے چارپائی بُن رہے ہیں۔ خدا کے انبیاء کیوں کامیاب نہ ہوں۔ جب خدا تعالیٰ ان کو اعلیٰ ترین اخلاق سے متصف کرتا ہے۔ پس ان اخلاق کو سیکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے پاکیزہ نمونہ سے ہم مستفیض ہوں۔ ان کے قدموں کے ایک ایک نقش کی اتباع کریں۔ پھر کامیابی خود ہی ہمارے قدم چومے گی۔ اور ہم انشاء اللہ اپنے مقصد کو پالیں گے۔

خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل انبیاء کے مکارم اخلاق پر چلانے کے لئے ساعی ہے جس کا اہم ترین حصہ اپنے ہاتھ سے مشقت کا کام کرنا بھی ہے۔ پس ہر احمدی نوجوان کے لئے ضروری ہے کہ وہ آج ہی خدام الاحمدیہ کا رکن بن کر عملی سرگرم حصہ لینا شروع کر دے۔

(از دفتر مجلس خدام الاحمدیہ)

اہم ملکی حالات اور واقعات

مہاراجہ کشمیر اور راجہ پونچھ میں کشیدگی

سرینگر سے ۲۵ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر اور راجہ صاحب پونچھ کے باہمی تعلقات سخت کشیدہ ہو گئے ہیں۔ اور اس وجہ سے راجہ صاحب گذشتہ چند ماہ سے پونچھ نہیں گئے۔ بلکہ مری میں مقیم ہیں اختلاف کی وجوہ کئی ہیں۔ مثلاً راجہ صاحب چاہتے ہیں۔ کہ اپنی حدود میں جو قانون چاہیں نافذ کریں۔ ریاست کشمیر ان کے اندرونی نظم و نسق میں کوئی مداخلت نہ کرے لیکن والئے کشمیر کا نظریہ یہ ہے۔ کہ پونچھ کوئی مستقل ریاست نہیں۔ اور نہ راجہ صاحب باقاعدہ حکمران ہیں۔ بلکہ وہ محض ایک جاگیر دار کی حیثیت رکھتے ہیں راجہ صاحب اپنی تخت نشینی کا دربار کرنا چاہتے تھے۔ مگر مہاراجہ صاحب نے اس کی اجازت نہیں دی۔ راجہ صاحب چاہتے ہیں کہ پونچھ اسمبلی علیحدہ ہو۔ کشمیر اسمبلی میں اس کے نمائندے نہ لئے جائیں۔ انہیں اپنا علیحدہ بجٹ بنانے اور خرچ کرنے کا اختیار ہو۔ کشمیر اسمبلی پونچھ کے بجٹ کو پاس کرنے کی مجاز نہیں۔ اور نہ یہ اس کے پاس جانا چاہیئے۔ دربار کشمیر کی طرف سے اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ پونچھ ایک جاگیر ہے۔ اور کشمیر اسمبلی کے پاس کردہ قوانین اس پر بھی حاوی ہوں گے۔ حکومت کشمیر نے راجہ صاحب کو لکھا تھا۔ کہ پونچھ کی عدالتوں کی آخری اپیل کشمیر ہائی کورٹ میں ہوا کرے گی۔ مگر راجہ صاحب نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آخری عدالت میں خود ہوں۔ اور ماتحت عدالتوں کے فیصلوں میں جو کمی بیشی یا ترمیم تنسیخ مناسب سمجھوں مجھے کرنے کا پورا پورا اختیار رہے۔ دربار کشمیر نے حکم دے دیا ہے۔ کہ راجہ صاحب کو یہ حق ہرگز نہیں۔ کہ کسی ماتحت عدالت سے سزائے پھانسی پانے والے کو معاف کر دیں۔ یا اس کی سزا میں کمی کر دیں۔ غرضیکہ دونوں میں حقوق کے متعلق شدید اختلافات پیدا ہو چکے ہیں ؛

سیلون میں پنڈت نہرو کی ناکامی

سیلون میں آباد ہندوستانیوں کے متعلق غیر منصفانہ قوانین کی تنسیخ کی کوشش کے لئے چند روز ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو وہاں گئے تھے۔ اور یہ خبریں آ رہی تھیں کہ ان کی کوششیں کامیاب ہو رہی ہیں۔ اور ان قوانین میں مناسب تبدیلی کے لئے سیلون گورنمنٹ بالکل آمادہ ہے۔ لیکن واپسی پر ۲۵ جولائی کو مدراس پہونچ کر پنڈت جی نے جو بیان دیا۔ وہ تسلی بخش نہیں۔ آپ نے کہا کہ اہل سیلون نے ایک منظم اور متحدہ محاذ اہل ہند کے خلاف قائم کر رکھا ہے۔ اور ان کے اقوال و افعال سے تشدد ٹپکتا ہے۔ لیکن میرے جانے کا یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ یہ کیفیت صرف چند آدمیوں تک محدود رہ گئی ہے۔ دراصل ہندوستانیوں کی طرف سے بھی وہاں بعض ایسی حرکات کی گئی تھیں جو باہمی کشیدگی میں اضافہ کا موجب ہوئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اقتصادی بدحالی نے اہل سیلون کو آتش زیر پا کر رکھا ہے۔ اور وہ جھنجھلا کر اپنے معاندانہ جذبات ہندوستانیوں کے خلاف استعمال کرنے لگے ہیں۔ میں جس مقصد کو لے کر سیلون گیا تھا۔ اس کے نتیجہ کے متعلق ابھی مطمئن نہیں ہوں۔ اور مجھے کوئی علم نہیں۔ کہ اس کا کیا نتیجہ ہو گا۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ میں اس دورہ کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ یہ تو ممکن ہے۔ کہ اس دورہ کے نتیجہ میں چند ہندوستانیوں کو انفرادی حیثیت میں فائدہ پہونچ جائے۔ لیکن من حیث القوم فائدہ کی کوئی امید نہیں۔ میں اپنی رپورٹ بہت جلد کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کو بھیج دوں گا۔ آگے یہ اس کا کام ہے کہ اس کے متعلق جو مناسب قدم اٹھانا چاہے اٹھائے۔

ستیہ آگرہ کے متعلق آرین لیگ کا فیصلہ

دہلی سے ۲۵ جولائی کی خبر ہے کہ انٹرنیشنل آرین لیگ کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ حضور نظام دکن کے فرمان پر تفصیلی بحث ہوئی۔ اور بالآخر لیگ نے ایک قرارداد پاس کی۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ جلسوں، جلوسوں نیز تقریر و تحریر کی آزادی کے اعلان کے یہ معنے ہیں کہ آئندہ آریہ سماجیں کھولنے اور چلانے کی اجازت ہو گی۔ اور اس لحاظ سے یہ تسلی بخش ہے۔ لیکن اس امر کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ کہ ریاست میں مذہبی رسوم ادا کرنے پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ بھی منسوخ کی گئی ہیں یا نہیں۔ اور اس کی وضاحت نہایت ضروری ہے۔ فرمان میں مذہبی محکمہ سے ملحق ایک مشاورتی کمیٹی کے قیام کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ یہ بالکل نامناسب ہے۔ کیونکہ آریوں کے مطالبات ایسے واضح اور مستحکم ہیں۔ کہ ان کے متعلق کسی تحقیقات کی گنجائش نہیں۔ مسٹر گھنیشام سنگھ گپتا کو جو سی۔ پی اسمبلی کے سپیکر اور اس تحریک کے صدر ہیں۔ اختیار دیا گیا۔ کہ مذہبی آزادی کے متعلق پوزیشن کی وضاحت کرائیں۔ اور حالات کے مطابق جو کارروائی کرنا چاہیں کریں۔ نیز تمام ستیہ آگرہ کمیٹیوں کو ہدایت کر دی گئی۔ کہ فی الحال ستیہ آگرہ بند کر دیں۔ اور مزید ہدایات تک والنٹیروں کو کیمپوں میں روکے رکھیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر دینے کی رائے ہے۔ کہ جب تک آریہ سماج کے مطالبات صراحتاً تسلیم نہ کر لئے جائیں۔ ستیہ آگرہ بدستور جاری رہنا چاہیئے۔ مسٹر گھنیشام سنگھ اور گاندھی جی کی طرف سے سر اکبر حیدری کو جو تار دئے گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے جوابات آ گئے ہیں۔ سر اکبر حیدری کی دلی خواہش ہے کہ آریہ سماجی ستیہ آگرہ بند کر دیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانان سی۔ پی کا مظاہرہ اور مطالبات

ناگپور سے ۲۵ جولائی کی خبر ہے کہ دس ہزار مسلمانوں کے انبوہ عظیم نے جو سیاہ جھنڈیاں اٹھائے ہوئے تھا۔ نواب صدیق علی خاں ایم۔ ایل۔ اے کی قیادت میں آج گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ اور گورنر کے ایڈی کانگ سے ایک وفد کے ذریعہ ملاقات کر کے مطالبہ کیا۔ کہ تمام مقامی اداروں میں ان کو مناسب نمائندگی دی جائے۔ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے علیحدہ رقم معین کی جائے۔ جسے خرچ کرنے کا اختیار مسلمانوں کی ایک مجلس کو دے دیا جائے۔ اردو کی تعلیم کا انتظام تمام سکولوں اور کالجوں میں کیا جائے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کالج قائم کئے جائیں۔ ایک مشاورتی بورڈ قائم کیا جائے جو مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے تمام امور میں حکومت کو مشورہ دیا کرے۔ صوبہ میں ریاست حیدرآباد کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈا ممنوع قرار دیا جائے۔ اور چندر پور سے تعزیری پولیس واپس بلالی جائے۔ اہل جلوس پُر جوش نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس کے چھ سو کنسٹیبل معہ افسران اس موقع پر موجود تھے۔ مجسٹریٹ بھی بلا لئے گئے تھے۔ تمام شہر میں پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ اہل جلوس نے مسلم لیگ کے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے اور کئی گھنٹے شہر میں پھرنے پھرانے کے بعد پُر امن طریق پر منتشر ہو گئے ؛

قابل تعریف علاج مرگی۔ ہسٹیریا۔ کنٹھ مالا۔ تلی۔ پتھری۔ ذیابطیس اور دیگر تمام پیشاب کی بیماریوں۔ بواسیر۔ سل۔ دق۔ عورتوں کے پوشیدہ امراض اور مردانہ کمزوریوں کے علاج کے لئے زود اثر مجرب ادویات موجود ہیں ہر مرض کے لئے لکھئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت "الفضل" قادیان

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

دارالعوام میں بعض سوالات کے دلچسپ جواب

لنڈن سے ۲۵ جولائی کی اطلاع ہے کہ آج وزیر اعظم نے دارالعوام میں روس کے ساتھ معاہدہ کے موضوع پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ۲۱ جولائی کو برطانوی نمائندہ کو مزید ہدایات ارسال کی گئی تھیں۔ جن کی روشنی میں وہ روسی نمائندہ سے بات چیت کر کے رپورٹ یہاں بھجوا چکے ہیں۔ جسے میں ابھی دیکھ نہیں سکا۔ اپوزیشن کے بعض ممبروں نے مطالبہ کیا۔ کہ ہاؤس کو اس امر کا یقین دلایا جائے۔ کہ جب تک روس کے ساتھ سمجھوتہ نہیں ہو جاتا۔ یہ اجلاس ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے اس کے جواب میں کہا کہ اگر تو سمجھوتہ صرف ملک معظم کی حکومت نے ہی کرنا ہو۔ تو یہ مطالبہ پورا کیا جا سکتا ہے لیکن اس میں دوسرے ملک کا بھی دخل ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ یہ صحیح ہے کہ جرمنی کی طرف سے عربی میں تقریریں براڈکاسٹ کرنے کا انتظام ہے۔ اور اس ذریعہ سے برطانیہ کے خلاف شدید معاندانہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اور فلسطین کے حالات اور واقعات کے متعلق بہت غلط بیانی کی جاتی ہے تاہم ان تقریروں میں تشدد کی تلقین اور اشتعال انگیزی نہیں ہوتی۔ میرا خیال ہے کہ اس پروپیگنڈا کو بند کرنے کے لئے اس وقت جرمنی سے کچھ کہنا سننا بے فائدہ ہوگا۔ اور کوئی نتیجہ اس سے نہیں نکلے گا۔ ایک اور سوال یہ کیا گیا تھا۔ کہ ہندوستان میں لوگوں کو حکومت برطانیہ کے خلاف بھڑکانے کے لئے نازی ایجنٹ جو پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ اس کے اخراجات کے متعلق کیا حکومت کوئی معلومات بہم پہنچا سکتی ہے۔ کہ کہاں سے اور کس طرح پورے ہوتے ہیں۔ نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ ان اخراجات کے متعلق حکومت کے علم میں کوئی تفصیل نہیں۔ لیکن سوال کرنے والے صاحب میرے اس خیال سے ضرور متفق ہوں گے۔ کہ اگر اس کا علم ہو تو بھی اسے پبلک میں پیش کرنا موزوں امر ہے۔ تاہم میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں جو غیر ملکی پروپیگنڈا ہوتا ہے اس پر کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔

حکومت حجاز کے تعلقات دوسری حکومتوں سے

قاہرہ سے ۲۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ مصری گورنمنٹ نے حکومت حجاز کو لکھا تھا۔ کہ اسے حجاز میں سڑکوں کی تعمیر کی اجازت دی جائے۔ تا اکناف عالم سے آنے والے مسلمانوں کو سفر میں دقت نہ ہو۔ حکومت حجاز نے اسے منظور کر لیا۔ دونوں میں ایک معاہدہ قرار پایا۔ اور مصر کے بہترین ماہرین تعمیر حجاز بھیج دیئے گئے۔ کہ حالات کا مشاہدہ کر کے اپنی مکمل رپورٹ پیش کریں۔ جس کے ساتھ اس راہ میں حائل شدہ مشکلات کے ازالہ کی تدابیر بھی ہوں۔ چنانچہ یہ لوگ مکمل سروے کے بعد مصر پہنچ کر اپنی باقاعدہ رپورٹ پیش کر چکے ہیں۔ بلکہ مصری حکومت نے اس پر غور و خوض کے بعد ٹھنڈر بھی طلب کر لئے ہیں۔ اور بہت جلد کام شروع ہو جائے گا۔

اس قسم کی خبریں پہلے بھی آتی رہی ہیں کہ جرمنی بھی حجاز کے ساتھ بہترین تعلقات قائم کرنے کا آرزومند ہے۔ اور اب پھر اس نے اپنے سفیر کی وساطت سے حکومت حجاز کو یہ پیشکش کی تھی۔ کہ جرمن فوجی تنظیم کی لائنوں پر ہمیں سعودی افواج کی تنظیم کی اجازت دی جائے۔ لیکن سلطان ابن سعود نے اس کو منظور نہیں کیا۔ جرمنی اور اٹلی کے ساتھ فوجی معاہدہ کی تجویز سعودی کابینہ میں ۵۰ فیصدی کی اکثریت سے مسترد ہو گئی ہے۔ اور اس نے جرمنی کو لکھا ہے۔ کہ ہمیں ایسے اسلحہ اور دیگر سامان جنگ جرمنی سے خریدنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ جو صحرائی جنگ و جدال میں کارآمد ہو سکے۔ لیکن جرمن ہائی کمانڈ کو اس امر کی کبھی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ تنظیم کی آڑ میں ہمارے ملک اور ہماری افواج کو تجربات کا تختہ مشق بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیر اعظم برطانیہ کے بیان پر جنرل چیانگ کائی شیک کا بیان

مشرق بعید میں جاپان کی مجبوریوں اور ان کے دور کرنے میں اپنے تعاون کا یقین دلانے کے سلسلہ میں کل وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں جو بیان دیا تھا۔ ٹوکیو سے ۲۵ جولائی کی اطلاع ہے کہ اس کے لئے آج جاپانی اخبارات میں ان کی بہت تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ اور انگریزی تدبر کے علاوہ ان کی سیاست دانی اور اخلاقی جرأت کو بہت سراہا گیا ہے۔ انگلستان کے قدامت پسند اخباروں نے بھی اس اعلان پر پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن آزاد خیال طبقہ نے اسے سخت ناپسند کیا ہے۔ اور اس کی طرف سے حکومت پر زور دیا جا رہا ہے کہ اس پالیسی کو ترک کر کے چین کی مالی امداد کی جائے اور چینی ڈالر کی قیمت بحال کرنے کے لئے ضروری قدم اٹھایا جائے۔

ہانگ کانگ سے ۲۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین کے اس بیان کے متعلق جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک طویل بیان دیا ہے جس میں کہا ہے۔ کہ اس بیان کو پڑھ کر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ اور میں یہ فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ برطانیہ جاپان کے ساتھ صلح کرنا چاہتا ہے یا دول تسعہ معاہدہ کو تباہ کرنا اس کی زبردست خواہش ہے۔ کہ ٹینٹسن کے معاملہ میں جاپان سے سمجھوتہ ہو جائے۔ لیکن اسے یہ نہیں کرنا چاہئے۔ کہ جاپان کو ایسی رعائتیں دیدے۔ جو چین کے لئے مضر ہوں۔ اگر اس نے کوئی ایسا معاہدہ چین کی منظوری کے بغیر کر لیا۔ جو چین پر اثر انداز ہوتا ہو۔ تو وہ ناجائز ہوگا۔ اور ہم اسے کبھی نافذ نہیں ہونے دینگے آخر میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ چینی ڈالر کی قیمت گرانا بھی ایک مخالفانہ چال ہے لیکن ہماری دفاعی سرگرمیوں پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ قیمت گرنے سے بہت عرصہ قبل ہم نے اسلحہ جنگ اور سامان رسد کافی مقدار میں فراہم کر لیا ہوا ہے

چین میں سامان عشرت درآمد کرنیکی ممانعت

چنگکنگ سے ۲۴ جولائی کی اطلاع ہے کہ حکومت چین نے جاپان کے مقابلہ کی زیادہ سے زیادہ اہلیت اور طاقت پیدا کرنے کی غرض سے غیر ممالک سے عیش و عشرت کے سامان برآمد کرنے کی شدید ممانعت کر دی ہے۔ ممنوعہ سامان میں شراب۔ تمباکو۔ زیب و زینت کی چیزیں۔ کھلونے اور گانے بجانے کے اوزار ہیں۔ یہ فہرست بہت طویل ہے۔ اور چونکہ فوری طور پر اس حکم کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے غیر ملکی تاجروں کو اس سے شدید نقصان کا احتمال ہے۔ ان میں سے اکثر اشیاء زیادہ تر جاپان سے آتی تھیں۔ اندازہ ہے کہ اس طرح چین کو ایک کروڑ تیس لاکھ پونڈ کی سالانہ بچت ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ بھی قانون بنا دیا گیا ہے۔ کہ غیر ممالک کو چینی مصنوعات برآمد کرنے والے سوداگر آئندہ براہ راست اپنا کاروبار نہ کریں۔ بلکہ اپنا تمام مال حکومت کے پاس مناسب منافع پر فروخت کر دیا کریں۔ جو آگے خود دیگر ممالک کو برآمد کرے گی۔ اور اس طرح خود بھی منافع میں شریک ہو سکے گی۔

شنگھائی سے ۲۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ چینی افواج کو مجبوراً اپنا ایک اہم فوجی مرکز خالی کرنا پڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاپانیوں نے اس کے نواح میں ایک شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ چینی ڈرتے تھے۔ کہ اب اس سے بڑھ کر ان کے اہم فوجی مرکز کو محصور کر کے وہ انہیں نقصان نہ پہنچائیں۔ اس لئے انہوں نے اسے خود بخود خالی کر دیا۔ اس وقت بھی جاپانی یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کوہستان تینسان میں چینی افواج کو محصور کر دیں۔ اور اس کے لئے وہ شدید حملے کر رہے ہیں شانسی کے جنوب مشرق میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔

قابل توجہ موصی صاحبان

ہر موصی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی آمدنی کے کم و بیش ہونے کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے۔ لیکن بعض موصی سالہا سال تک اپنی ترقی کی اطلاع نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے دفتر ان سے زیادتی کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ وصیت ایک عہد ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کی تکمیل بھی اس کے ذمہ ہے۔ جو جائیداد نئی پیدا کرے یا آمدنی میں ترقی ہو۔ اس کی اطلاع فوراً دفتر ہذا میں دینی ضروری ہے۔ ورنہ وہ خدا کے نزدیک جواب دہ ہوں گے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منسوخی وصایا کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا صدر انجمن احمدیہ نے منسوخ کر دی ہیں۔

(۱) سید محمد ایوب صاحب قانونگوئی سکنہ آرہ ضلع بھاگلپور ۲۸۷۰ بوجہ عدم ادائیگی حصہ آمد۔ (۲) قاضی عطاء اللہ صاحب ایم۔ اے سکنہ ادھووالی ۱۲۷۵ بوجہ عدم ادائیگی حصہ آمد۔ (۳) محمد عبد اللہ صاحب لدھیا نوی حال ناصر آباد لدھیانہ بوجہ عدم ادائیگی حصہ آمد۔ (۴) میاں فتح دین صاحب شہر جہلم بوجہ عدم وصولی حصہ جائیداد

سکرٹری بہشتی مقبرہ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ہدایت ولد محمد ذات ارائیں سکنہ چنیوٹ چاہ نتھے والا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۸/۳۹ ۱۴ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۷/۳۹ ۱۴

(دستخط) **خان صاحب میاں نور الدین صاحب** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سجن۔ سکھا پسران سوہاوا ذات تھابل سکنہ چک ۱۳۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۸/۳۹ ۱۴ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۷/۳۹ ۱۴

(دستخط) **خان صاحب میاں نور الدین صاحب** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گوربچن سنگھ ہربچن پسران مالی ذات آدھرمی سکنہ کوسیاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام مکیریاں درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۷ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۷/۳۹ ۲۰

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی وزیر ولد چراغ و حبیب ولد الہ دین اقوام اعوان سکنہ ہر دو محلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۶ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۷/۳۹ ۲۰

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ مسمی صدر دین ولد صوبا ذات جٹ سکنہ بھگت پور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی لدھو لال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۹/۳۹ ۱۲ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۹/۳۹ ۱۲ بمقام ڈسکہ نقشہ ہائی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔ (۳) اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۹/۳۹ ۱۲ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۹ء (دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۲۵ جولائی - پنجاب کے فنانس منسٹر مسٹر منوہر لال اور سر سلطان احمد آف پٹنہ لیگ آف نیشنز کے اجلاس میں ہندوستانی ڈیلیگیشن کی حیثیت سے جنیوا جا رہے ہیں۔ سر سلطان احمد لیڈر ہونگے مسٹر منوہر لال کا کوئی قائم مقام مقرر نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ دوسرے وزراء ہی چھ ماہ تک آپ کا کام باہم تقسیم کر کے سر انجام دیں گے۔

کولمبو ۲۵ جولائی - آج ہوم منسٹر نے اعلان کیا۔ کہ سیلون گورنمنٹ کے بجٹ میں ۳۰ ستمبر تک ایک کروڑ چار لاکھ کا خسارہ ہے

واشنگٹن ۲۵ جولائی - امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے آج اعلان کر دیا ہے۔ کہ جس قسم کا معاہدہ برطانیہ اور جاپان کے مابین ہؤا ہے۔ اس قسم کے کسی معاہدہ پر امریکہ دستخط کرنے کو تیار نہیں۔ اگر جاپان نے کوئی ایسی تجویز پیش کی۔ تو اسے ٹھکرا دیا جائے گا۔

ڈھن باد ۲۵ جولائی - وزیر اعظم بنگال نے بابو راجندر پرشاد صاحب صدر کانگرس کو ایک خط میں لکھا ہے کہ اگر سیاسی قیدی بھوک ہڑتال ترک کر دیں تو امید ہے۔ کہ حکومت ان کی رہائی کی رفتار تیز کر دے گی۔

لنڈن ۲۵ جولائی - آج ہاؤس آف لارڈز میں سر جان سائمن نے اعلان کیا۔ کہ حکومت برطانیہ پولینڈ کو اٹھارہ لاکھ پونڈ کا سامان جنگ ادھار دینے پر غور کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ اسے نقد قرضہ دینے کی بھی تجویز ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی - پریویلج کمیٹی کے سامنے آج لارڈ چانسلر نے اعلان کیا۔ کہ لارڈ سنہا نے چونکہ استحقاق ثابت کر دیا ہے۔ اس لئے انہیں ہاؤس آف لارڈز میں نشست مل جائے گی۔

ٹوکیو ۲۵ جولائی - جاپانی حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ ٹین سین میں برطانیہ کے خلاف جو پابندیاں عائد ہیں۔ انہیں اس وقت تک ڈھیلا نہیں کیا جائے گا جب تک کہ برطانیہ کی طرف سے اس معاہدہ پر عمل درآمد نہیں ہوتا جو دونو ملکوں میں قرار پایا ہے۔

ٹوکیو ۲۵ جولائی - بیرونی منگولیا اور مانچوکو کی سرحد پر آج پھر لڑائی ہوئی۔ جاپانیوں نے روسیوں کے ۸۱ ہوائی جہاز نیچے گرا لئے ہیں۔ لیکن ان کے صرف ایک ہوائی جہاز کو نقصان پہنچا۔

الہ آباد ۲۵ جولائی - سر شفاعت احمد خان نے اعلان کیا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے کہ میں فیڈریشن کے سلسلہ میں کوئی وفد وائسرائے کے پاس لے جانے والا ہوں۔

ٹین سین ۲۵ جولائی - چین کے جاپانی علاقہ میں برطانیہ کے خلاف شدید مظاہرے جاری ہیں۔ برطانوی فرموں کے چینی ملازموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ملازمتیں چھوڑ دیں۔ ورنہ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔ ایک سرکردہ برطانوی تاجر کو اس کے ۲۵ چینی ملازموں سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ برطانوی سفیر نے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

تیرانا ۲۵ جولائی - سابق شاہ زوغو کی تمام جائداد اطالوی گورنمنٹ نے ضبط کر لی ہے۔ بلکہ آپ کی حمایت کا جن لوگوں پر اشتباہ ہے۔ ان کی جائدادیں بھی ضبط کر لی گئی ہیں۔

پراگ ۲۵ جولائی - حکومت جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کے وہ تمام افسر جو بھاگ کر غیر ممالک میں چلے گئے ہیں۔ ان کو باغی قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کی جائدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔

لاہور ۲۵ جولائی - کانگرسی لیڈر لالہ دونی چند انبالوی نے گاندھی جی کو لکھا تھا کہ واپسی پر چند روز پنجاب میں ٹھیریں۔ کیونکہ یہاں کانگرس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ گاندھی جی نے جواب میں لکھا ہے۔ کہ میں پنجاب کے حالات کی درستی میں اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہوں۔ اور اسی لئے یہاں نہیں آتا۔ اعتماد کی کمی مجھے پنجاب آنے سے روکتی ہے۔ وقت کی کمی نہیں

کلکتہ ۲۵ جولائی - صدر کانگرس نے بنگال گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ بھوک ہڑتالی قیدیوں سے مجھے ملاقات کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ آپ کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں۔

شملہ ۲۵ جولائی - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ مصر میں ایک ریزرو فوج رکھنا چاہتی ہے جو ہندوستان سے بھیجی جائے گی۔ کئی ماہ ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس لئے اس فوج کی نقل و حرکت کے یہ معنے نہیں لئے جانے چاہئیں۔ کہ بین الاقوامی حالات خراب ہیں۔ یہ صرف احتیاطی تدابیر میں سے ایک ہے۔ اس مقصد کے لئے تین جہاز وقف کئے گئے ہیں

لکھنؤ ۲۵ جولائی - حکومت ہند کا ملٹری محکمہ رڑکی کالج کو چالیس ہزار روپیہ سالانہ امداد دیا کرتا تھا۔ جو اس نے بند کر دی ہے۔ اور چار فوجی افسر جو کالج میں پروفیسر تھے۔ واپس بلا لئے ہیں۔

مدراس ۲۵ جولائی - جسٹس پارٹی کے ایک لیڈر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ آج کل کانگرس پر نہایت تنگ دل۔ کوتہ بین فرقہ پرست مسلط ہیں۔ انہوں نے قوم پرستی کی نقاب پہن رکھی ہے۔ وہ کانگرس میں اس لئے شامل ہیں۔ کہ اس میں انہیں فائدہ ہے اور اس کے ذریعہ سیاسی اقتدار حاصل کرتے ہیں مسٹر جناح اور ڈاکٹر امبیدکار وغیرہ ان لوگوں سے کم قوم پرست نہیں ہیں۔ بلکہ ان سے بہتر ہیں۔ کیونکہ وہ صاف گو ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی - دفتر مستعمرات کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ عربوں نے دو لاریوں پر فائر کئے۔ اور تعاقب کرنے والوں کا شدید مقابلہ کیا۔ اس پر پولیس نے چھ دیہات کی تلاشیاں لیں۔ اور ۳۸ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

برسیلز ۲۵ جولائی - بلجیم کے حکمران شاہ لیوپولڈ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بین الاقوامی حالات ابھی درست نہیں ہوئے۔ ہمیں جنگ سے علیحدہ رہنے کا عزم کر لینا چاہئے

کانپور ۲۵ جولائی - اندازہ کیا گیا ہے کہ ۳۹-۱۹۳۸ء میں ہندوستان کے کھانڈ کے تاجروں کو ایک کروڑ روپیہ کا خسارہ ہؤا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ منڈی میں کھانڈ کی قیمتیں اچانک گر گئی تھیں۔

ماسکو ۲۵ جولائی - آج مملکت روس میں "یوم البحر" منایا گیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے امیر البحر نے کہا۔ کہ روس کی بحری اور بری افواج دنیا کی ہر طاقت کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ جاپان ایک مغرور ملک ہے۔ جو خواہ مخواہ ہم سے متصادم ہونا چاہتا ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ روس اس کی اکڑی ہوئی گردن کو جھکا دے گا روس کی سرحدات کو عبور کرنا آسان نہیں۔ اور ان کی طرف دیکھنا گویا پیغام اجل کو دعوت دینے کے مترادف ہے

لکھنؤ ۲۵ جولائی - یوپی گورنمنٹ نے گیارہ لاکھ روپیہ خرچ کر کے ایک جیلر ٹریننگ کالج کھولا ہے۔ جیلوں کی اصلاح کے لئے جو سکیم جاری کی گئی تھی۔ یہ اسی سلسلہ میں ہے۔

جڑانوالہ ۲۴ جولائی - گھی خالص -/۳۹/۴ گندم وڈّو -/۳/۱۲/۱ نخود -/۲/۱۴ اوکاڑہ میں گندم ۶/۱۵/۱ گوجرہ میں گھی -/۳۵/۴ نخود -/۲/۱۲ مونگی سبز -/۴/۱۴ ہے۔ امرتسر میں سونا -/۳۸/۱ چاندی -/۲۶/۸ اور -/۳/۸ ہے۔

میڈرڈ ۲۵ جولائی - آج سپین کے فوجی اور سول افسروں نے ایک کانفرنس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ سپین میں موجودہ طرز حکومت جاری رکھا جائے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah